مطبوعات

امامیہ مشن کا مزید لٹریچر

اس سے پہلے ہم امامیہ مشن کے بھیجے ہوئے پمفلٹوں کا تعارف کرا چکے ہیں۔ مزید پمفلٹ موصول ہوئے ہیں۔ افسوس ہے کہ ہم ان کتابچوں پر الگ الگ اظہار رائے کرنے کے لیے جگہ نہیں رکھتے۔ مجموعی طور پر ہمارا حاصل مطالعہ یہ ہے کہ شیعیت کی تبلیغ کے لیے نسبۃً بہتر اسلوب اختیار کیا گیا ہے اور نظریۂ امامت سے لے کر مسلک تبرا و تقیہ تک تمام اجزا کی توجیہ کچھ عقلی سے انداز سے کی گئی ہے۔ مگر گفتگو کا معیار عوام کی ضرورت کے مطابق ہے، اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ پیش نظر نہیں معلوم ہوتا۔ ابکی جو پمفلٹ آئے ہیں یہ عنوانات کے لحاظ سے نظام اجتماعی سے متعلق معلوم ہوتے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ صرف ہمارے ہاں کے مروجہ لٹریری فیشن کا ایک تقاضا پورا کیا گیا ہے۔ اصل بحثیں اور مندرجات محض مذہبی اور اخلاقی قسم کی ترغیبات پر مشتمل ہیں۔ آج جو اجتماعی مسائل و مباحث دنیا میں پیدا ہو چکے ہیں اور مسلمان اقوام پر اثر انداز ہو رہے ہیں ان کی تشخیص اور تجزیہ اور ان کا سائنٹفک حل نکالنے کے لحاظ سے یہ لٹریچر کامیاب نہیں ہے۔ مثلاً اسلام کے نظریۂ سیاست و حکومت پر بہت سے اوراق لکھے ملتے ہیں لیکن ان میں صرف یہ نکات پیش کیے گئے ہیں کہ اسلام جمہوریت کے خلاف ہے، اسلامی نظام امام معصوم ہی کے ذریعے چل سکتا ہے۔ امام معصوم کو کام کرنے کے لیے اگر مناسب معاشرہ نہ ملے تو وہ میدان کشمکش سے ہٹ کر گوشہ نشین ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ آج بھی وقت کا امام معصوم غائب ہے۔ خلفائے راشدینؓ اور صحابۂ کرامؓ کے بارے میں شیعی نظریہ پوری طرح اس لٹریچر میں کارفرما ہے، مگر زبان ذرا محتاط استعمال کی گئی ہے۔

پمفلٹ بیشتر علامہ سید نقی علی النقوی مجتہد العصر کے قلم سے ہیں۔ دو رسائل ذاکر حسین صاحب فاروقی اور جناب اسد علی صاحب کے لکھے ہوئے ہیں۔ قیمتیں حسب ذیل ہیں ا۔ آثار قدرت ۳ر حقیقت اسلام ۳ر اسلامی نظریۂ حکومت ۳ر نظام زندگی (۱۱ ۱۲ر عورت اور اسلام ۳ر مادیت کا

علمی جائزہ ۳ر تجارت اور اسلام ۱۰ر اسلام اور انسانیت ۸ر جمہوریت اور اسلام ۱۲ر معصوم شہزادی ۳ر نظام زندگی (۲) ۱۲ر شیعیت کا تعارف ۵ر اسلامی تمدن۔ قیمت نامعلوم۔ واقعۂ کربلا کی اہمیت ۲ر

پلاننگ پر ایک تنقیدی نظر

از جناب عظمت اللہ خاں صاحب ایم اے (عثمانیہ)
ناشر: مکتبۂ سیل نو، جدید آغاپورہ۔ حیدرآباد۔ دکن قیمت ۸؍

یہ کتاب درحقیقت ماہنامہ "سیلِ نو" کی ایک اشاعتِ خاص ہے۔ نہایت ہی اہم موضوع پر بحث اٹھائی گئی ہے اور اغلبًا اردو زبان میں پہلی کوشش ہے۔ بے جا نہ ہوگا' اگر ہم اردو لٹریچر میں اسے ایک قابلِ قدر اضافہ قرار دیں۔ آج سرمایہ دارانہ نظام کی بے قید معیشت کے ردِّ عمل نے اشتراکی اصولوں پر مکمل معاشی منصوبہ بندی کا جو سسٹم پیدا کر دیا ہے وہ تقاضا کرتا ہے کہ اس کے اچھے اور بُرے پہلوؤں کا بے لاگ جائزہ لیا جائے۔ اِس ضرورت کو پیشِ نظر کتاب قابلِ اطمینان حد تک پورا کرتی ہے۔ اس میں بے قید معیشت کا بھی ناقدانہ جائزہ لیا گیا ہے اور اس کے بالمقابل جمہوری اور اشتراکی طریقِ منصوبہ بندی کو تحقیقی انداز سے زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ جنابِ مؤلف کا مطالعہ خاصا وسیع اور اندازِ بحث سلجھا ہوا منطقی ہے۔ اشتراکی نظامِ منصوبہ بندی کے تحت ذرائع و وسائل کے انضباط کے ساتھ خود انسانوں کی مکمل منصوبہ بندی جس طرح کی جاتی ہے' تہذیب و تمدن کے لیے اس کا عمل انتہائی خطرناک ثابت ہوا ہے۔ کاش کہ اس پہلو سے بھی ذرا زیادہ واضح بحث ہو جاتی۔ جمہوری پلاننگ کی ایک کمزوری کا ذکر نہیں ہو سکا اور وہ یہ ہے کہ نظامِ جمہوریت میں فیصلے اور اقدامات بڑی سست رفتار تدریج سے نمودار ہوتے ہیں' کیونکہ رائے عام کو ایک ایک امر میں تیار کرنے اور ساتھ لینے کا سوال درپیش ہوتا ہے۔ یہ جمہوری معمول جہاں مفید ہے وہاں منصوبہ بندی کی وسیع ذمہ داریاں پوری کرنے میں کمزور ثابت ہوتا ہے۔ مؤلف کا ناقدانہ نقطۂ نظر منفی قسم کا نہیں بلکہ وہ اسلامی نظریۂ زندگی پر شعوری ایمان رکھنے کے سبب ایک مثبت مقصدیت کے علم بردار ہیں۔ چنانچہ موصوف نے تکمیلِ مبحث میں اسلامی نظریۂ معیشت کو پیش کر کے یہ واضح کیا ہے کہ یہ نظریہ بے قید معیشت اور اشتراکی منصوبہ بندی میں جکڑی ہوئی معیشت'

دونوں کے مفاسد سے نجات دلانے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ درحقیقت بحث کا یہ مثبت پہلو کچھ زیادہ تفصیل اور وضاحتِ بیان کا متقاضی تھا، کیونکہ ایک اجنبی ماحول میں کسی نئے نظریہ کو مؤثر طور پر نمایاں کرنے کے لیے غیر معمولی کاوش کی ضرورت ہوتی ہے۔ افسوس ہے کہ مؤلف نے اسی حصے میں اجمال سے کام لیا ہے اور ان کے بعض تصورات مبہم ہو کر رہ گئے ہیں۔ کتاب میں انگریزی اصطلاحات تو آئی ہی تھیں، افسوس ہے کہ ان کے تراجم اچھے معیار کے نہیں ہیں۔ کتابت وطباعت بھی کسی قدر کمزور ہے۔ ان کمزوریوں کے باوجود کتاب معنوی اور افادی حیثیت سے خاصا وزن رکھتی ہے اور اس موضوع سے دلچسپی لینے والے حلقوں کو اس کی قدر افزائی کرنی چاہیے۔

تحقیق فدک

تالیف جناب احمد شاہ صاحب بخاری۔ پتہ:- مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ، چوکیرہ ضلع سرگودھا۔ قیمت دو روپے۔

مسئلۂ فدک میں جو سیزدہ صد سالہ بحث شیعہ و سنی گروہوں کے درمیان چلی آرہی ہے اس کتاب میں اس پر سنی نقطۂ نظر سے شیعوں کی مستند کتابوں کے حوالے جمع کیے گئے ہیں اور بہ حیثیتِ مجموعی خاصا مواد یکجا ملتا ہے۔ کتاب کا مزاج مناظرانہ ہے جیسا کہ عنوان کے سامنے آنے سے توقع ہوتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ایک طرف سے جب مناظرانہ ادّعا کیا جاتا ہے تو دوسری طرف اس کا ردّ عمل پیدا ہوتا ہے۔ مگر تجربہ سے ظاہر ہے کہ یہ رنگ افہام وتفہیم اور اصلاح وتعمیر نہیں پیدا کرسکتا۔ پس زیادہ بہتر یہ ہوتا کہ فدک کے بارے میں خالص اثباتی انداز سے سائنٹفک بحث کی جاتی اور شیعہ گروہ کو منوانے کی بے کار کوشش کے بجائے عام انسانی ذہن کو مطمئن کیا جاتا۔

عجمی مذاہب کا اثر مسلمانوں کے عقائد پر

از خواجہ عباد اللہ صاحب اختر۔ شائع کردہ: مرکزی مکتبہ تحریک تجدید عہد، وطن بلڈنگ لاہور۔ قیمت ؏

اس کتاب میں اصل بحث یہ اٹھائی گئی ہے کہ کن کن خارجی اثرات کے تحت گوناگوں فرقے اسلام میں نمودار ہوئے۔ لیکن دائرہ بحث مجرد تاریخی تحقیق تک محدود نہیں، اس کا اصل مدعا نظریاتی تلقین ہے۔ مؤلف کے دل میں کچھ اچھے داعیات بھی کارفرما ہیں، لیکن ان کے ساتھ متجددانہ نظریات کے

آملنے سے الجھنوں کا ایک عجیب ملغوبہ پیدا ہوگیا ہے۔ اس دور کے کچھ محققین نے اسلام کو گویا "آرٹ" کا میدان بنالیا ہے کہ ہر ایک دوسرے سے بڑھ کر ندرت اور جدت طرازی کا مظاہرہ کرنا چاہتا ہے۔ بدقسمتی سے خواجہ اختر صاحب ان محققین سے اثر لے بیٹھے ہیں۔ اسی سبب سے ایک باب حدیث کی تردید میں رقم ہوا۔ ایک باب میں عصمت انبیاء کے اجماعی تصور کی سخت تردید کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ تصور مسیحیت سے اخذ کیا گیا ہے، اسی طرح سلمان فارسیؓ کی شخصیت سے انکار کرکے خواجہ صاحب نے ایک نیا شگوفہ چھوڑا ہے۔ آخری حصے میں غیر مسلم قوموں کے نفوذ کے خلاف جذبۂ احتجاج کا اظہار کرکے مسلمانوں کو رہ نمائی دی گئی ہے کہ وہ قرآنی احکام کے مطابق اغیار سے دوستی و ولایت کا تعلق نہ رکھیں۔ خواجہ صاحب کی تحریر میں ایک کمزوری بڑی نمایاں ہے جو خود ان پر واضح ہے۔ یعنی بقولِ موصوف "ایک بات جس کی طرف مجھے اکثر توجہ دلائی گئی ہے یہ بھی ہے کہ میں جس موضوع پر کچھ لکھتا ہوں، ضمناً اس میں بے تعلق باتیں بھی بیان کر جاتا ہوں۔" کیا مرکزی مکتبہ تحریکِ تجدید عہد زیادہ مفید قسم کی کتابیں شائع نہیں کرسکتا؟

مقامِ حسینؓ — از جناب پیام شاہجہاں پوری۔ ناشر: اشاعت منزل لاہور۔ قیمت مجلد مع گردپوش ۱۲؍

تاریخ اسلام کی ممتاز شخصیت سیدنا امام حسینؓ کی سیرت و سوانح اور واقعۂ کربلا کے متعلق یہ کتاب بہت اچھا معلوماتی مواد پیش کرتی ہے جسے مناسب طریق سے مرتب کیا گیا ہے اور ادبی زبان میں بیان کیا ہے۔ چند سطری تعارف جناب غلام رسول مہر نے لکھا ہے جن سے مؤلف نے ذہنی مدد بھی حاصل کی ہے۔ آخر میں امام حسین کے متعلق غیر مسلموں کے آراء و تاثرات درج ہیں۔

سہل قواعد تجوید — از قاری سید کلیم اللہ حسینی۔ ملنے کا پتہ: مکتبہ نشاۃ الثانیہ، حیدرآباد، دکن۔ قیمت ۸؍

ہر زبان تقاضا کرتی ہے کہ اس کی آوازوں کو ٹھیک ٹھیک اسی لہجے اور حسن انداز سے ادا کیا جائے جو اہل زبان کے معیاری ذوق کے مطابق ہو۔ خصوصاً شعر و ادب کے اعلیٰ ترین شہ کاروں کو پڑھتے ہوئے

زبان کے صوتی حُسن کو برقرار رہنا چاہیے۔ ورنہ سُوئے لہجہ سے ادب کا معنوی جمال برباد ہو جاتا ہے۔ جیسے کوئی شخص غالب اور اقبال کے اشعار کو پنجاب کے دیہاتی لہجے پر پڑھے تو اہلِ ذوق سر پیٹ کر رہ جائیں گے۔ آج مشنری اسکولوں میں ہمارے مغرب زدہ حضرات محض اس لیے بصرفِ زرِ کثیر بچوں کو تعلیم دلواتے ہیں کہ ان کے آلاتِ صوت انگریزی الفاظ کو اصل لہجے میں ادا کرنے کے لیے شروع ہی سے تیار ہو جائیں۔ اسی کا تقاضا عربی زبان بھی کرتی ہے جو ہماری دینی زبان ہے۔ خصوصیت سے قرآن جو کلامِ الٰہی ہونے کے لحاظ سے انتہائی تقدس رکھتا ہے اور ساتھ کے ساتھ بلند ترین ادبی شکوہ کا حامل ہے اپنے پڑھنے والوں سے حُسنِ ادا کا مطالبہ کرتا ہے۔ قرآن کا حق جہاں یہ ہے کہ اسے سمجھ کر پڑھا جائے وہاں یہ بھی ہے کہ اسے سنوار کر پڑھا جائے۔ قرآن کو معیاری عربی لہجے کے مطابق سنوار کر پڑھنے کی رہنمائی جس علم سے حاصل ہوتی ہے اس کا نام تجوید ہے۔ پیشِ نظر رسالہ اسی علم کے لیے خاص ہے۔ اور اردو زبان میں مبتدیوں کو رہنمائی دینے کے لیے سادہ انداز میں لکھا گیا ہے۔ اس کا مطالعہ عام لوگوں کے لیے مفید رہے گا۔

انجمن حُروف القرآن کا بنگلہ لٹریچر

مرتب و ناشر: انجمن حروف القرآن، مشرقی پاکستان۔

بنگلہ زبان داخلی طور پر دو بڑی شاخوں میں منقسم ہے۔ ایک شاخ پوری طرح ہندوانہ خرافیات (Mythology) اور کلچر کی ترجمان ہے۔ اور دوسری شاخ وہ ہے جس نے مسلم فکر و تمدن کے اثرات اپنے اندر جذب کیے ہیں۔ بنگال کی قسمت کو بگاڑنے کے لیے جو سازشیں انگریزی دور سے چلی ہیں اور جن کے تحت ہندوؤں نے سیاسی و معاشی غلبے کے زور سے تعلیم اور ادب کے دائرے میں اپنا تسلط جمایا ہے، ان کا نتیجہ یہ رونما ہو کے رہا کہ بنگلہ کی ہندو شاخ فضا میں خوب پھیلی اور اس نے مسلم شاخ کے نشو و ارتقا کو روک دیا۔ مسلم شاخ علما اور مذہبی خاندانوں اور دیہات میں باقی تو رہی لیکن تعلیم اور ادب کے دائرے سے اسے خانہ بدر کر دیا گیا۔ ماضی قریب میں کچھ دردمند مسلمانوں کو اس نقصان کا احساس ہوا اور خاص طور پر پاکستان بننے کے بعد ان میں یہ تحریک رونما ہوئی کہ وہ ہندو بنگلہ کے تسلط سے نکلیں اور مسلم بنگلہ کو پروان چڑھائیں۔ لیکن مقابلے میں نہایت مضبوط طاقت کے ہونے اور اپنی حکومت سے

کوئی مدد نہ ملنے کے سبب وہ حالات کو پلٹا تو نہ دے سکے۔ البتہ انہوں نے عزم و ہمت کے بل پر کام کو جاری رکھا۔ ایسے ہی کچھ مردانِ کار نے "انجمن حروف القرآن" کی تشکیل کی۔ اس انجمن نے مسلم بنگلہ کی آبیاری شروع کی۔ جو لٹریچر اس ادارے کی طرف سے سامنے آیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلم بنگلہ میں عربی فارسی کا معتد بہ ذخیرہ الفاظ موجود ہے جو اسے اردو کے بالکل قریب لے آتا ہے۔ نیز انجمن نے عربی رسم الخط اختیار کرکے اردو بنگلہ ملاپ کے لیے اور زیادہ سہولت پیدا کر دی ہے۔ ان خطوط پر اگر جم کر کام کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ چند برس میں اردو بنگالی قضیے کو بہ آسانی حل نہ کر لیا جائے اور پاکستان کے مشرقی اور مغربی خطوں کے لسانی بُعد کو گھٹا نہ لیا جائے۔ سارا فساد بنگلہ کی ہندو شاخ کے سبب ہے جو چھائی ہوئی ہے اور جسے اس کے سرپرست اپنے زیرِ اثر مسلمانوں کی مدد سے اسی طرح غالب رکھنا چاہتے ہیں۔

موصولہ لٹریچر بہت خوب صورت معیارِ طباعت کے ساتھ سامنے آیا ہے۔ پمفلٹوں اور رسالوں کے ناموں کی فہرست یہ ہے: گلدستہ بنگلا، حساب پر کتاب (پہلا حصہ)، نماز پر معنی، پاک بنگلا و قرآن شکھا، تعلیم الاسلام (پہلا حصہ)، راہِ نجات، خواتین اسلام، عید الاضحیٰ، میلاد النبی، یومِ آزادیِ پاکستان، نصاب تعلیم وغیرہ۔ دو تین پوسٹر بھی ہیں۔ چاہیے کہ مغربی پاکستان میں اس لسانی تحریک کے حق میں پروپیگنڈہ ہو اور کام کرنے والوں کی ہمت افزائی کی جائے۔

عفت — سالگرہ نمبر

بہ ادارت: عبد الوحید خاں، حمیدہ بیگم، رخشندہ کوکب۔ مقام اشاعت: اچھرہ لاہور۔ قیمت سالگرہ نمبر ۸/

"ادارۂ خواتین" کے اجرا کردہ اس جریدے کا ہم پہلے تعارف کرا چکے ہیں۔ اس جریدے کا مقصود صنفِ نازک کو قدیم جاہلیت اور جدید جاہلیت دونوں کے تسلط سے نکال کر اسلامی سرچشمۂ فکر و تہذیب سے حیاتِ نو دلانا ہے۔ ملک کے اسلام پسند عناصر کے لیے یہ امر موجبِ مسرت ہوگا کہ یہ جریدہ خواتین میں خوب مقبول ہو رہا ہے اور اپنا ایک مقام پیدا کر چکا ہے۔ اب یہ اپنا اولیں سالگرہ نمبر پیش کر رہا ہے۔ لکھنے والوں کی فہرست، تعلیمی، معلوماتی اور تفریحی مواد کی مقدار، نگارشات کے تنوع اور افادیت و مقصدیت کے لحاظ سے یہ نمبر عفت کے سفرِ حیات کا ایک اہم سنگِ میل ہے۔ خواتین کے دائرے میں یہ نمبر بطور تحفہ دیے جانے کے لیے بہت ہی موزوں ہے۔ افسوس ہے کہ ہم مندرجات